975

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 23۔ جون 2006

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائیں جائیں گے)

2۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2006

3۔ منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال 07-2006 کا پیش کیا جانا

4۔ آئینی قراردادیں

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز مصدرہ 2005

6۔ تحریک زیر قاعدہ 244(A) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997

977

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا پچیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 23۔ جون 2006

(یوم الجمع، 26۔ جمادی الاول 1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑨ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ⑩

سورة الجُمُعَة آیات 9 تا 10

اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو o پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ o

وما علینا الا البلاغ o

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج کے اخبارات کے اندر یہ خبر ہے کہ یونیورسٹی آف ایجوکیشن کے وائس چانسلر خواتین کے کیمپس میں گئے تو وہاں سینکڑوں طالبات اکٹھی ہو گئیں اور انھوں نے اس حد تک احتجاج کیا کہ پتھراؤ ہوا اور یونیورسٹی کیمپس کی پراپرٹی کا نقصان ہوا اور انھوں نے گملے بھی توڑے۔ وہ طالبات اس بات پر احتجاج کر رہی تھیں کہ یونیورسٹی نے اپنی فیس میں 200 فیصد سے زائد اضافہ کر دیا ہے۔اس طرح کے مظاہرے پورے پنجاب کے اندر ہو رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ وزیر تعلیم صاحب اس بات کا نوٹس لیں اور گورنمنٹ ہائر ایجوکیشن کمیشن کو سفارش کرے کہ اگر یونیورسٹی کے اخراجات زائد ہیں تو وہ ہائر ایجوکیشن کمیشن ان کو دے۔اس کا بار غریب طلباء پر نہیں پڑنا چاہئے اور 200 فیصد سے زائد اضافہ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے لیکن وزیر تعلیم سن رہے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا آفتاب احمد خان!

حکومت کا بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں کئے گئے فیصلوں سے انحراف

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس کے بعد ہمارا آپ کے ساتھ جو honest and gentleman agreement ہوا تھا اس کے مطابق آپ نے دیکھا ہو گا کہ چار دن بجٹ پر بحث میں تمام ممبران نے بھرپور حصہ لیا اور یہاں پر کوئی بھی ایسی بات نہیں ہوئی۔یہاں پر مثبت تجاویز بھی دی گئیں۔ان کو منظور کرنا یا نہ کرنا یہ حکومت کا اپنا حق ہے۔اس کے بعد ہمارا آپ سے طے ہوا کہ ہم چند cut motions لے لیں گے۔اس میں بھی ہم نے آپ سے یہ تعاون کیا کہ ہمارے یہ ممبران بجٹ پر بات نہیں کر سکے تھے۔ان کو موقع دے دیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی تجاویز سامنے آ جائیں اور اس ایوان کا ماحول بہتر رہ سکے۔

جناب سپیکر! ہر سیاسی کارکن چاہے وہ (ق) لیگ کا ہے یا کسی اور جماعت کا ہے، اس کا ایک بنیادی حق ہے کہ اپنی پارٹی لیڈر شپ کی تعریف کرتا ہے۔ آپ نے یہاں پر دیکھا ہے کہ وہاں سے تقریر شروع ہوئی ہے تو چودھری پرویز الٰہی صاحب سے شروع ہوئی ہے اور چودھری پرویز الٰہی صاحب پر ختم ہو گئی یہ ان کا حق ہے، یہ ان کے لیڈر ہیں، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر راجہ پرویز صاحب نے اپنی لیڈر شپ کے متعلق بات کی ہے تو اس وقت آپ نے میرے کہنے کے باوجود کہ یہ شخص ہمیشہ متنازعہ بات کرتا ہے۔ آپ اس کو صرف اس لئے موقع دیتے ہیں کہ یہاں اسمبلی کے وقار کو مجروح کیا جائے۔ قاسم صاحب کے بعد جب اس نے بات کی I have to speak on behalf on my party تو مجھے بات کرنی ہے۔ جناب! آپ میرے الفاظ حذف کر دیں گے۔ یہ جو political turncoats اور political vagabonds پر اب web site بھی بن گئی ہے یعنی یہ جو [***] ہیں، یہ سیاسی۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ لفظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان: چلیں! political turncoats is better word جناب! مجھے بتائیے کہ یہ نظام کیوں خراب ہوا ہے؟ [*********]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے بزنس دو دن کے لئے رکھا تھا۔ اگر ہم ان مطالبات پر بات کر لیتے تو پھر بھی آپ کا بجٹ آج ہی پاس ہو جانا تھا۔ آپ کے پاس brute majority ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑنا تھا مگر پتا نہیں کیا چیز تھی۔ آپ وزیر اعلیٰ صاحب کو خوش کرنا چاہ رہے تھے یا آپ چاہتے نہیں تھے۔ مجھے آپ کے رویے پر بہت افسوس ہوا ہے کیونکہ میں آپ سے یہ توقع نہیں کرتا تھا کہ آپ جیسے دھیمے شخص کو جو کہ بات سننے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ کل آپ نے جس طرح بلڈوز کیا ہے۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور اس پر احتجاج بھی کرتا ہوں۔ مجھے آپ سے یہ توقع نہیں تھی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ وزیر قانون!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اصولی طور پر سارے دوستوں کے بعد بات کرنا چاہتا تھا لیکن۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چوہان صاحب! تشریف رکھیں۔ میں نے وزیر صاحب کو floor دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اصولی طور پر تو بعد میں بات کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے اپنے فاضل رکن کی باتیں سن کر افسوس ہوا ہے کہ ہم ان سے اس بات کی توقع کر رہے تھے کہ کل جو کچھ بھی ہوا ہے وہ اس پر معذرت کریں گے اور معذرت کرنے کے بعد یہ کہیں گے کہ آئندہ کے لئے ہاؤس میں اس قسم کا ماحول پیدا نہیں ہونا چاہئے ہم ان سے اتفاق کرتے ہیں۔ یہ آپ ابھی ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں، ابھی پھر انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ جو کچھ کل ہوا ہے میں آپ کے رویے پر مذمت کرتا ہوں، یہ بات ریکارڈ پر ہے میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ ابھی دوبارہ پھر انہوں نے قابل اعتراض الفاظ استعمال کئے ہیں۔ باقی جواب میں بعد میں دوں گا۔ میری آپ سے صرف یہ استدعا ہے کہ ہم اور پورا معزز ایوان ان کے اس رویے کی مذمت کرتا ہے اور ہاؤس کی کارروائی آگے چلنے سے پہلے انہیں اپنے یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

وزیر خوراک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اقبال صاحب!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! مجھے بڑا افسوس ہوا ہے کہ اپوزیشن کے فاضل ممبر کئی دفعہ وزیر بھی رہ چکے ہیں اور کئی دفعہ اس ہاؤس کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ جو الفاظ انہوں نے چیئر کے متعلق استعمال کئے ہیں، آپ ذرا ریکارڈ منگوا کر دیکھ لیں کہ کبھی بھی کسی سپیکر کے بارے میں ایسے ریمارکس ہاؤس کے اندر نہیں دیئے گئے۔ سپیکر کے conduct کو ہاؤس کے اندر criticize کرنے کی اجازت بھی نہیں ہے تو اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا اور نعوذ باللہ فاضل ممبران کے متعلق اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا میں نے کبھی history میں نہیں سنا۔ اس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں اور اس ہاؤس کے اندر یہ رویہ قابل عمل نہیں ہے۔ شکریہ

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بجٹ سیشن جب شروع ہوا تو اس سے پہلے بھی میٹنگ ہوئی اور میٹنگ کے مطابق جو باتیں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے لوگوں میں طے ہوئیں اس کے مطابق یہ ہاؤس چلتا رہا۔ پھر پرسوں اس پر بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی اور اس میں یہ طے ہوا کہ اس طرح ہم بجٹ سیشن کو چلائیں گے اور چھ کٹ موشنز تھیں، تین کٹ موشنز کو ہم نے کل نمٹانا تھا اور تین کو آج کرنا تھا۔ بدقسمتی یہ ہے کہ آج کے دور میں جو الفاظ ہیں ان کے معنی تبدیل ہو چکے ہیں۔ ہم چھوٹے چھوٹے تھے تو سراج الدولہ کے متعلق سنا کرتے تھے کہ میر جعفر نے غداری کی اور میر صادق نے ٹیپو سلطان کے ساتھ غداری کی۔ انہوں نے کوئی انگریزوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر، ٹیپو سلطان پر یا سراج الدولہ پر حملہ نہیں کیا تھا بلکہ logistic support یہ وہ لفظ ہیں جو انگریزی کی کتاب میں ہیں۔ میر جعفر اور میر صادق نے اس وقت انگریزوں کی logistic support کی تھی اور حملہ کیا۔

جناب سپیکر! آپ مدبر ہیں اور ماشاء اللہ اس ہاؤس کو آپ نے ساڑھے تین سال بہت اچھے طریقے سے چلایا ہے۔ ہمیں آپ سے کوئی گلہ رہا ہے نہ ڈپٹی سپیکر سے میں کہتا ہوں کہ جو آدمی فلور کراسنگ کرتا ہے، آپ نے کہا ہے کہ آپ ان کو [**] نہ کہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کوئی ایسے الفاظ بتادیں کہ جو آدمی فلور کراسنگ کرتا ہے، اپنی پارٹی کو چھوڑ کر دوسری حکومتی پارٹی میں جاتا ہے تو اس کو کیا کہتے ہیں؟ کوئی الفاظ تو ایسے ہوتے ہیں۔ ہمیں ایسے پارلیمانی الفاظ آپ یا راجہ صاحب بتا دیں یا کوئی حکومتی ممبر بتادے۔ مجھے ایسے لگتا ہے کہ حکومت نے کل یہ طے کر لیا تھا کہ اس بل کو پاس کروانا ہے، بجٹ کو لمبا نہیں لے کر چلنا۔ جب طے ہو گیا تھا کہ چھ کٹ موشنز پر اپوزیشن نے بولنا ہے تو تین کو آپ کل consider کرتے اور تین کو آج اس طرح بڑے احسن طریقے سے ہاؤس چلتا۔ یہ سارا سلسلہ ہوتا رہتا ہے لیکن میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ کم از کم ایسے لوگ [****]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب کو میں floor دیتا ہوں۔

(اپوزیشن کی طرف سے لوٹا لوٹا کے نعرے)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ 1985 سے لے کر 1999 تک یہاں چودہ سال روزگار پر پابندی رہی مجھے آپ یہ بتائیں کہ ہمارا حق صرف یہ ہے کہ یہ اپوزیشن کے ممبر آئیں اور آنے کے بعد وہ اپنی اپنی پارٹیوں کی مالا جپیں، اپنے اپنے لیڈر کی تعریف کریں اور ہم اپنا سر نیچے کر کے اس کو سنتے رہیں، کیا ہمارا حق صرف یہ ہے کہ یہ اپوزیشن والے ہمارے لیڈر جنرل پرویز مشرف سے لے کر چودھری پرویز الہیٰ صاحب تک تنقید کریں اور ہم خاموشی سے سنتے رہیں کیا ہمارا یہ حق نہیں ہے کہ ہم اپنی بات کریں؟ میں نے کوئی گالی نہیں دی، میں نے ایک لفظ غیر پارلیمانی استعمال نہیں کیا، میں نے ایک لفظ بدتمیزی کا استعمال نہیں کیا۔ میں نے جو بات کی دلائل کے ساتھ کی۔ ان کے اندر جمہوری رویہ ہی نہیں ہے۔ یہ کوئی جمہوری بات پسند کر ہی نہیں سکتے۔ ان لوگوں کے اندر اخلاقی جرأت نہیں ہے کہ دلائل کا سامنا کریں کیونکہ ان کی پارٹیوں نے پچھلے پندرہ سال پاکستان کی عوام کا گینگ ریپ کیا ہے، پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) نے پچھلے پندرہ سالوں میں پاکستان کی سیاسی اور معاشی بدحالی کی ہے جس کی وجہ سے آج ان کے اندر جرأت نہیں ہے۔ میرا قصور یہ ہے کہ میں صرف حق بات کرتا ہوں، سچی کرتا ہوں اور جرأت سے کرتا ہوں اور منافقت کی سیاست سے نفرت کرتا ہوں۔ یہ جو سراج الدولہ کی مثال دیتے ہیں، یہ صبح چودھری پرویز الہیٰ صاحب کے خلاف تقریر کرتے ہیں اور شام کو ان کی گود میں بیٹھے ہوتے ہیں، یہ شام کو ان کی گود میں بیٹھ کر اپنے مطالبات اور اپنے کام نکلوا رہے ہوتے ہیں۔ ان کا سیاہ اور مکروہ چہرہ پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور میرا یہ نعرہ ہے کہ "جیو علی رضی اللہ عنہ کی طرح اور مرو حسین رضی اللہ عنہ کی طرح" میں منافقت کی زندگی سے نفرت کرتا ہوں اور میں اکیلا ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر ان میں جرأت ہے تو دلائل کے ساتھ بات کریں۔ ایک ایک بندہ کھڑا ہو اور پاکستان کی تاریخ پر دلائل کے ساتھ بات کرے۔

(اپوزیشن کی طرف سے لوٹا لوٹا کے نعرے)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ نشاط افزاء: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ ابھی کوئی debate تو نہیں ہو رہی۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! مجھے بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! کیا کہنا چاہ رہی ہیں آپ؟

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ یہ اتنی بے ہودہ باتیں ہمارے لئے کر رہا ہے۔ ابھی اس نے خواتین کو کہا کہ shut up آپ نے شاید وہ نہیں سنا۔ یہ حکومتی پروردہ ہے، حکومت نے اس پر ہاتھ رکھا ہوا ہے تاکہ یہ عوام میں آکر بے ہودہ باتیں کرے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: جناب سپیکر! انہوں نے نہیں سنا کہ جو یہاں خواتین بیٹھی ہوئی ہیں وہ کتنے غلیظ اور گندے الفاظ استعمال کر رہی ہیں۔ آپ ان کے ساتھ ان کو بھی لگام دیں اور انہیں اپنی زبانوں کو لگام دینی چاہئے۔ reserved سیٹوں پر آئی ہوئی خواتین کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے elected ایم پی اے کے خلاف اس طرح کی غلیظ زبان استعمال کریں۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! آپ کے ساتھ جس طرح رانا آفتاب صاحب اور بگو صاحب نے کہا کہ اس بجٹ اجلاس سے پہلے جو میٹنگ ہوئی تھی اس میں یہ چیزیں طے ہوئی تھیں۔ ہم نے ہمیشہ کوشش کی کہ پارلیمانی روایات کو فروغ دیں کیونکہ پارلیمانی روایات میں ہمارا احتجاج کرنے کا حق بھی محفوظ ہے اور ہم نے ہمیشہ پارلیمانی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا احتجاج اور واک آؤٹ کیا ہے اور یہ ہمارا حق ہے لیکن کل ہمیں اس بات پر افسوس ہوا کہ آج حکومت سے راجہ بشارت صاحب نے یہ تو کہا کہ ہم توقع کرتے تھے کہ یہ آکر اپنے رویے پر معذرت کریں گے لیکن ہمیں تو افسوس یہ ہے کہ جو ہمیشہ کی روایات تھیں، کل خود وزیر اعلیٰ صاحب نے ہاؤس میں بیٹھ کر ان کو ختم کرنے کا آغاز کیا۔ روایات تو یہ تھیں کہ جب اپوزیشن یا کوئی ممبر اس ہاؤس سے کسی وجہ سے واک آؤٹ کرتا تھا تو ہمیشہ حکومتی بنچز کی طرف سے ان کو منا کر لانے کی بات ہوتی تھی۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ صغیرہ اسلام اچانک بے ہوش ہو گئیں)

جناب سپیکر: جلد از جلد ڈاکٹر کو بلایا جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ صغیرہ اسلام کی طبیعت خراب ہونے
کی وجہ سے ہاؤس کی کارروائی رک گئی)

(اور میڈیکل سٹاف محترمہ صغیرہ اسلام کو ہسپتال منتقل
کرنے کے لئے ہاؤس سے باہر لے گیا)

جناب سپیکر: جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں پارلیمانی روایات کی بات کر رہا تھا۔ آپ نے دیکھا کہ اپوزیشن نے آپ کے چیمبر میں بیٹھ کر پارلیمانی روایات کو آگے بڑھایا لیکن افسوس ہوا۔ میں پھر اس کو دہراؤں گا کہ کل جب اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا تو حکومت کی طرف سے اور خاص طور پر وزیراعلیٰ کی طرف سے منع کیا گیا کہ منانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کوئی منع نہیں کیا۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! ہمارا تو خیال تھا کہ راجہ صاحب کھڑے ہو کر کہیں گے کہ کل ہم سے جو غلطی ہوئی ہے ہم اس کی معذرت چاہتے ہیں اور آپ کو ہمیں منانا چاہئے تھا لیکن پارلیمانی روایات کو ختم کرنے کا اگر کبھی تاریخ میں لکھا جائے گا کہ کس نے کیا کیا تھا۔ دوسری بات جو میں کہنا چاہوں گا کہ اگر تنقید کرنا مقصود ہے تو پھر تنقید سننے کا بھی حوصلہ ہونا چاہئے۔ بات یہ ہے کہ جب آپ نے ایک ممبر کو موقع دیا اس نے تنقید کی یہ اس کا حق تھا۔ وہ جو سمجھتا ہے کہ ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے لیکن پھر ہمیں بھی یہ حق ہے کہ ہم اس کا جو ہم سمجھتے ہیں جواب دے سکیں۔ رانا آفتاب صاحب کو آپ نے بات کرنے سے روکا۔ اگر آپ کل یہ اجازت دے دیتے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر یہ نوبت نہ آتی کیونکہ یہ ہمارا حق ہے۔ آپ تنقید کی بات کرتے ہیں۔ آپ آج کے اخبارات دیکھیں تو وزیراعلیٰ صاحب کی سرخیاں لگی ہوئی ہیں کہ اپوزیشن باہر سے ڈکٹیشن لیتی ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور آج بھی کہوں گا کہ ہم اپنے سیاسی قائدین سے رہنمائی لیتے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ یہ اپنے لیڈر کی تعریف تو کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کی رہنمائی نہیں لینا چاہتے۔ ہم تو اپنے سیاسی قائدین محترمہ بے نظیر بھٹو اور رہاں میاں نواز شریف صاحب سے بات چیت کرتے ہیں کیونکہ وہ اس ملک کے سیاسی قائدین ہیں، اس ملک کے عوام کے لیڈر ہیں۔ یہ مجھے بتائیں کہ یہ کس طرح کسی

جرنیل کے پاس جاکر جی ایچ کیو میں میٹنگ کرتے ہیں۔ان کے لئے تو اپر مال ہی کافی ہے جن سے یہ ڈکٹیشن لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں قاسم ضیاء صاحب کی بات ختم ہونے سے پہلے یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی جو مختلف اوقات میں پوائنٹ آف آرڈرز اٹھائے گئے ہیں میں ان کا جواب بعد میں دوں گا۔ میں ان سے صرف ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ یہ پارلیمانی روایات کی بات کرتے ہیں، ہاؤس میں عزت اور احترام کی بات کرتے ہیں۔ یہ اسی وقت کھڑے ہو کر کہ جب رانا آفتاب صاحب نے سپیکر کے رویے کی جو مذمت کی ہے اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ ان کے منہ سے معذرت کا ایک لفظ بھی نہیں نکلا اور آپ جمہوری روایات کی بات کرتے ہیں۔ آپ کا کام تھا کہ ایک سینئر پارٹی ممبر یہاں پر سپیکر کے رویے کی مذمت کر کے چلا جاتا ہے اور آپ اس سے دائیں بائیں نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اور کبھی چودھری پرویز الٰہی صاحب کا نام لیتے ہیں، کبھی جمہوری روایات کی بات کرتے ہیں، کبھی جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پہلے آپ اپنا رویہ درست کیجئے، جو میں نے کہا ہے یہ معزز ایوان اس بات کا شاہد ہے کہ ہم نے ہمیشہ آپ کا احترام کیا ہے لیکن اگر آپ سپیکر کا احترام نہیں کریں گے تو یہ معزز ایوان یہ حق محفوظ رکھتا ہے۔ ہمارے پاس دو options موجود ہیں یا تو معزز رکن کی رکنیت معطل کرنے کے لئے قرارداد لائیں یا ان کی مذمت کی قرارداد لے کر آئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ بڑائی کا ثبوت دیجئے آپ معذرت کیجئے کیونکہ وہ تو جان چھڑوا کر اس وقت جا چکے ہیں انہیں پتا تھا کہ یہ بات آ گئی ہے اور انہیں معذرت کرنی ہے میں سمجھتا ہوں کہ سپیکر صاحب کو بھی اس وقت تک ان کا ایوان میں داخلہ معطل کرنا چاہئے جب تک وہ آکر اپنے الفاظ پر معذرت نہیں کرتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! اگر دو غلطیاں تھیں تو دونوں غلطیوں کا اعتراف کرتے۔ راجہ صاحب نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ ایک غلطی بتائی اور دوسری کو کہا کہ شاید غلطی نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چیئر کا احترام ہونا چاہئے۔ اگر غصے میں کسی دوست نے کسی وجہ سے کوئی بات کر دی ہے تو میں بالکل اس کی معذرت کرنا چاہتا ہوں لیکن ساتھ ہی یہ توقع کروں گا کہ راجہ بشارت صاحب اس بات کا اقرار کریں کہ وزیر اعلیٰ نے منع کیا تھا اور انہوں نے جمہوری روایات

کو ختم کرنے کا آغاز کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو غلطیاں، غلطیاں ہیں اور وہ جان بوجھ کر کی جائیں یا unintentionally کی جائیں۔ غلطی، غلطی ہے اور ایک غلطی کو غلطی کہنا اور دوسری کو جس طرح یہ بائی پاس کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا پھر میں نے کہا کہ ٹھیک ہے کہ سپیکر کے ساتھ اس طرح کے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہیئں اور ہم آئندہ کوشش کریں گے کہ انشاء اللہ اس کو برقرار رکھیں کہ ایسی بات نہ ہو لیکن یہ بھی اس بات کی کوشش کریں کہ برسوں سے قائم پارلیمانی روایات کو ختم کرنے کی روایت کو ختم کریں اور جوانہوں نے کل کیا ہے کہ اپوزیشن کے ممبر واک آؤٹ کر کے گئے اور کمیٹی نہیں بنی اور نہ کوئی منانے گیا پھر اس پر بھی یہ معذرت کریں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: گزارش یہ ہے کہ محترم قاسم ضیاء صاحب فرما رہے ہیں کہ اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی ہے اور ہم انہیں منانے کے لئے نہیں گئے۔ آپ روٹھتے رہیں اور ہم مناتے رہیں یہ pampered قسم کی politics آپ کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ آپ اصول پر واک آؤٹ کریں۔ آپ کے پاس یہ آپشن تھی کہ ٹوکن واک آؤٹ کرتے اور پھر واپس تشریف لے آتے۔ کیوں باہر جا کر ہمارا انتظار کرتے رہے کہ ہم آئیں اور آپ کو واپس لے کر آئیں۔ اگر ہمارا قصور ہوتا تو شاید ہم آپ سے معذرت بھی کرتے لیکن ہمارا قصور نہیں تھا۔ آپ نے سپیکر صاحب کے رویے کے خلاف احتجاجاً واک آؤٹ کیا تھا جو نہیں بنتا تھا اور اصولی طور پر آپ غلط تھے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے کسی کو روکا ہے اور نہ وزیر اعلیٰ صاحب اس طرح پارلیمانی روایات کو بلڈوز کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اپنے رویے کو درست کریں۔ شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جس طرح قائد حزب اختلاف قاسم ضیاء صاحب نے یہ بات کی ہے کہ ہمیں چیئر کے رویے کو discuss نہیں کرنا چاہئے اور رولز کے مطابق ہو بھی نہیں سکتا اور ہم اس کی عزت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ نے ہمیشہ حتیٰ المقدور کوشش کی ہے کہ اپوزیشن کو بہتر انداز میں accommodate کریں اور اس انداز کا فائدہ پورے ہاؤس کو

پہنچتا ہے۔ اگر آپ اپوزیشن کو accommodate کرتے ہیں اور وہ کسی معاملے میں اپنا نقطہ نظر بیان کرتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اسی لئے ہوتا ہے کہ ٹریژری بنچز کی حکومتی معاملات چلانے میں اصلاح ہو۔ اب جناب! کل کیا ہوا ہے؟ راجہ صاحب ہمیشہ اس قسم کے مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور میں کل اور پرسوں ان تازہ واقعات کی بات کرتا ہوں کہ واقعی یہ بات درست ہے کہ کل رانا آفتاب صاحب نے بائیکاٹ اس بنیاد پر کیا تھا کہ آپ نے انہیں بات کرنے کا موقع نہیں دیا اور وہ بات پھر براہ راست اس حوالے سے تھی کہ اس ممبر نے سپیکر کے رویے سے ناراض ہو کر یا اعتراض کرتے ہوئے واک آؤٹ کر دیا اور ہمارا باہر جانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہم نہ صرف ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کریں بلکہ ہم نے جا کر ان سے کہا کہ ٹھیک ہے، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے ساتھ رویہ مناسب رویہ نہیں ہے تو آپ ابھی اس واک آؤٹ کو ختم کریں۔

دوسری طرف سے جو پارلیمانی روایات ہیں کہ کوئی آتا ہے تو جا کر ہاؤس میں ہم سپیکر صاحب سے request کریں گے کہ وہ آپ کو بات کرنے کا موقع دیں لیکن کیونکہ کل کا واک آؤٹ اس چیئر کے حوالے سے تھا اس لئے راجہ صاحب کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ یہ بات کرتے بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر وزیر اعلیٰ نے یہ چاہا بھی ہوگا کہ کوئی اپوزیشن کو جا کر لے آئے تو راجہ صاحب نے منع کیا ہوگا کیونکہ راجہ صاحب اس بات کو سمجھتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جس دن پانچ مرلہ مکان پر ٹیکس کے حوالے سے بات ہوئی تھی اور میں نے وزیر اعلیٰ سے کہا تھا کہ اس کو across the board کریں تو انہوں نے اسے across the board کیا اور میں نے کہا کہ جناب! یہ فنڈز کا مسئلہ بھی حل کر دیں اور وہ اٹھ کر حل کرنے لگے تو میں یہ دیکھ رہا تھا اور میں یہ حلفاً کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے انہیں روکا کہ:

"نہ نہ جی، ایہہ کم نہ کرو"

جناب سپیکر! کل ان کا رویہ یہ تھا اب اس سے ایک دن پہلے آ جائیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جس دن یعنی پرسوں بجٹ پر بحث conclude ہوئی ہے تو اس وقت ہمارے 3/4 ممبران بات کرنا چاہتے تھے اور شفقت عباسی صاحب نے بڑا protest کیا اور غالباً اس وقت ڈپٹی سپیکر صاحب چیئر کر رہے تھے تو شفقت عباسی صاحب نے واک آؤٹ کر دیا۔ میں نے اٹھ کر کہا کہ جناب! اگر حکومتی بنچز بات نہیں سننا چاہتے تو پھر ٹھیک ہے اور راجہ صاحب اس بات کا فیصلہ کر دیں۔ راجہ صاحب یہاں سے، میرا خیال ہے کہ کوئی 100 کلو میٹر کی سپیڈ سے ادھر کو بھاگے ہیں اور جا

کر میرے سامنے انہوں نے باقاعدہ منتیں کی ہیں کہ "یار جان دیو واک آؤٹ ختم کر دیو"۔ جب اپنے متعلق بات ہو تو پھر لابی میں جا کر یہ منت بھی کر سکتے ہیں اور جب چیئر سے متعلق بات ہو تو پھر یہ کہتے ہیں کہ "ہم کیوں جائیں منانے کے لئے" تو اس سے یہ خود ہی بتائیں کہ ان کا اپنا رویہ چیئر کے حوالے سے کیا ہے؟ شکریہ

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معاملہ صرف ایک ہے جس پر ہم بالکل compromise نہیں کریں گے اور وہ ہے Custodian of the House آپ کی honour میں جو الفاظ استعمال کئے گئے اور وہ فاضل رکن جنہوں نے کہا ہے وہ خود معذرت کریں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ manipulate and maneuver کرنے کا طریق کار اختیار کیا جا رہا ہے۔ قاسم ضیاء صاحب اس میں ماہر ہیں۔ جو زیادتی رانا ثناء اللہ اور ناظم شاہ صاحبان کے ساتھ شروع میں لیڈر آف دی اپوزیشن بننے کے لئے ہو گئی۔ کیا ان میں کوئی wisdom کی کمی تھی؟ کیا ان کے experience کی کمی تھی؟ یہ اس وقت جب maneuver ہو کے اب تک زیادتی ہوئی، اپنے بنچز سے جو ہوئی اور ابھی تک یہ اس سے aggrieved ہیں اور وہ کھونے کے بعد ابھی تک ٹکریں مار رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے honour پر compromise کر لیا ہے لیکن ہم آپ کی honour پر compromise نہیں کریں گے۔ ان کو یہاں پر آکر معذرت کرنی پڑے گی۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! زیادتی میرے ساتھ ہوئی، ناظم شاہ صاحب کے ساتھ ہوئی یا آپ کے متعلق کوئی تنقید ہوئی تو پنجابی میں کہتے ہیں "پوٹہ لگانا" یعنی یہ اب وہ کام کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صاحب نے جس چیز کی نشاندہی

کی ہے اور یہ آج اخبارات میں بھی آیا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے بھائی قاسم ضیاء صاحب کے لئے لمحہ فکریہ ہے جن کا میں دل سے احترام کرتا ہوں کہ کل جو کچھ ان کی پارٹی کے متعلق اخبارات میں آیا اور آج بھی محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ اور ناظم شاہ صاحب کے حوالے سے آیا تو یہ اندر میں کچھ کھچڑی ضرور پک رہی ہے اور ان کے معاملات آپس میں کوئی اتنے اچھے نہیں ہیں جتنے رانا صاحب پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور آپ اپنا تجربہ دوسروں پر لاگو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ اپنی صفوں کو تھوڑا سا درست کر لیں۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کچھ معزز اراکین اسمبلی نے پوائنٹ آف آرڈرز پر بات کی ہے۔ اپوزیشن لیڈر قاسم ضیاء صاحب، رانا آفتاب احمد خان صاحب اور انہوں نے ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ کے فیصلہ کا ذکر کیا ہے۔ اس کمیٹی میں جو فیصلہ ہوا تھا وہ میں پورے ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ ایک تو یہ تھا کہ سالانہ بجٹ 07-2006 پر چار دن بحث ہو گی اور وہ چار دن بحث ہوئی جسے آپ سب نے دیکھا اور بحث میں حصہ بھی لیا۔ پھر یہ کہ دو دن Cut Motions پر بات ہو گی اور دو دن Cut Motions کے لئے دیئے گئے لیکن آپ نے دیکھا کہ اپوزیشن نے بائیکاٹ کیا تو دو دن بحث کرنے کے فیصلے کی اگر violation ہوئی ہے تو اپوزیشن کی طرف سے ہوئی ہے، حکومت کی طرف سے نہیں رہا ان کا یہ کہنا کہ روایت یہ رہی ہے precedent یہ رہا ہے کہ جب کوئی واک آؤٹ کرتا ہے تو اس کو واپس ہاؤس میں لانے کے لئے سپیکر کسی بھی دوست کو یا کسی معزز ممبر کو کہہ دیتا کہ جا کر ان کو لے آئیں۔ ابھی بھی آپ نے دیکھا اور کل بھی دیکھا اور جیسے رانا صاحب نے کہا کہ یہ تو احتجاج ہی سپیکر کے خلاف تھا اور احتجاج کس بات کا تھا؟ راجہ صاحب بات کر رہے تھے اور انہوں نے اپنی قیادت کا نام لے لیا کہ انہوں نے جیسے کیا آج کے حکمران بھی ان کی طرح ہی صوبے کو یا مرکز کو چلانے کی کوشش کریں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر چوہان صاحب نے بات کی اور انہوں نے تھوڑی روشنی ڈال دی کہ انہوں نے کیا کیا تھا اور آج کی حکومت کیا کر رہی ہے۔ اگر آپ کل کی تحریر ہونے والی کارروائی دیکھ لیں یا ٹیپ سن لیں تو اس میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جو غیر پارلیمانی ہو لیکن مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ رانا آفتاب احمد خان ماشاء اللہ بڑے منجھے ہوئے سیاستدان اور پرانے پارلیمنٹیرین ہیں تو انہیں کم از کم اتنا تو احساس ہونا چاہئے کہ ایک معزز رکن اگر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہے تو اس کی بات ختم ہونے کے بعد سپیکر نے اس کا جواب دینا ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر اگر چوہان صاحب raise کرتے ہیں تو اس کا جواب رانا آفتاب احمد خان نے تو

نہیں دینا یا قاسم ضیاء صاحب پوائنٹ آف آرڈر raise کرتے ہیں تو اس کا جواب لاء منسٹر صاحب نے نہیں دینا پوائنٹ آف آرڈر پر جو بھی ریمارکس دینے ہیں وہ سپیکر کی طرف سے آنے ہیں اور مجھے موقع ہی نہیں دیا گیا، شاہ صاحب بھی ماشاء اللہ جذبات میں آ گئے بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور میں ان سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ آپ ٹھنڈے دل سے اپنے چیمبر میں بیٹھ کر ٹیپ سنیں اور وہ کل کی کارروائی کی تحریر پڑھیں آپ سنی سنائی بات پر کہ ٹائم نہیں مل رہا ایک معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہے اس کو میں روک رہا ہوں کہ جی آپ تشریف رکھیں اور دوسرے صاحب کہہ رہے ہیں کہ مجھے ٹائم دیا جائے۔ میں نے کہا بھی کہ آپ تشریف رکھیں آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔ بہر حال یہ کافی لمبی بحث چلی جائے گی میں مختصراً یہ عرض کرتا ہوں کہ جیسے ایک معزز رکن نے کہا کہ اگر بات کرتے ہوئے کسی نے اپنی قیادت کی تعریف میں دو جملے کہہ دیئے تو اس میں نقصان والی کون سی بات تھی۔ یہ ٹھیک ہے بات آپ کی لیکن میں اس بات کو مختصر کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کل بھی میں یہی بات کرنے والا تھا کہ [*********] اور آپ دوستوں سے یہ گزارش کرتا ہوں آپ دیکھیں کہ روزانہ کوئی چالیس پچاس کے قریب پوائنٹ آف آرڈر raise ہوتے ہیں لیکن میرا آگے سے جواب مختصر یہ ہوتا ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ساڑھے تین سال میں تین یا چار پوائنٹ آف آرڈر ایسے تھے جو valid تھے اور جن پر میں نے اس کا جواب بھی دیا تھا۔ اگر معزز رکن یہ سمجھیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہمیں speech کیوں نہیں کرنے دی تو یہ رولز آف پروسیجر کی بڑی چھوٹی سی کتاب ہے اور اس میں پوائنٹ آف آرڈر کے بارے میں بڑا clear لکھا ہوا ہے پلیز یہی آپ ذرا مطالعہ کر لیں تو میرا خیال ہے کہ یہ دوست جو پوائنٹ آف آرڈر raise کرتے ہیں ان میں کافی حد تک کمی آ جائے گی۔ بہت مہربانی، شکریہ اور میری پھر یہ گزارش ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر ہر معزز رکن کا استحقاق ہے، privilege ہے وہ کر سکتا ہے لیکن یہ دیکھ بھی لیں کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا بھی ہے کہ نہیں یہ ہاؤس کا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! ظہیر صاحب کو جو ہمارے ساتھی ہیں ماشاء اللہ ان کو نئی رفاقت مبارک ہو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ظاہر ہے انہوں نے اپنی loyalty کے لئے زیادہ باتیں کرنی ہیں۔ آپ فیصلہ تو صادر فرما چکے ہیں راجہ صاحب نے بھی

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں دیکھتے تو ہیں
میں اسی پر شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

جناب والا! گزارش یہ ہے آپ نے بھی فرمادیا کہ میں نے غیر پارلیمانی الفاظ کہے ذرا ان کی ٹیپ سن لیں کہ میں نے کیا کہا ہے؟

جناب سپیکر: میں نے کہا ہے کہ جس کسی نے بھی، میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ نے کہا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب! آپ نے میرا نام لیا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے شاید غور سے سنا نہیں میں نے کہا ہے کہ چوہان صاحب نے یا شاہ صاحب نے یا کسی اور معزز رکن نے اپنی بات کرتے ہوئے اگر کوئی غیر پارلیمانی الفاظ کہے ہیں تو وہ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں اگر نہیں کہے تو، میں نے تو پہلے کہا ہے کہ اگر آپ ٹیپ سنیں یا تحریر پڑھیں تو مجھے تو کوئی نظر نہیں آیا کہ کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوا ہو لیکن اگر کسی کو ناگوار گزرا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں تو وہ دیکھ لیا جائے گا غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں گے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! ساڑھے تین سال کا عرصہ ہوگیا ہے آپ بتائیں کب میں نے آپ کا احترام نہیں کیا؟ ہم آپ کا احترام کرتے ہیں اگر کسی سے کوئی اعتراض ہے تو ہمیں ان کی شخصیت سے نہیں ہے ان کی پالیسی سے ہے اور جہاں تک یہ بات ہے کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم کسی پر اعتراض کریں اور کوئی ہمارے اوپر کرے، پالیسی پر بات کرے اگر کوئی معزز رکن اپنی loyalty show کرنے کے لئے دوسرے کی تضحیک کرتا ہے اور خاص طور پر ہمارے لیڈر کی تضحیک کرتا ہے تو یہ ہم سے برداشت نہیں ہوگا یا تو ہم وہ پارٹی چھوڑ دیں جب تک ہم اس پارٹی میں ہیں تو یہ ہمارے اوپر یہ فرض ہے۔

دوسرا راجہ صاحب کا میں بہت شکر گزار ہوں، فرزانہ راجہ صاحبہ ہمارے لئے محترم ہیں میری ہر طریقے سے ان کے لئے respect ہے، اگر جھگڑا ہمارا ہے تو تکلیف آپ کو کیوں ہو رہی

ہے؟میں یہ سمجھ سکتا ہوں کہ شاید یہ برادری کی وجہ سے ہو رہا ہے کیونکہ وہ بھی راجہ ہیں اور یہ بھی راجہ ہیں اس لئے میں اس ہمدردی کا آپ کا شکر گزار ہوں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ بات اخباروں میں آئی ہوئی ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جی ہاں، مجھ سے "The Nation" والوں نے بھی بات کی میں نے کہا کہ کوئی بات نہیں I have all the respects and regards for all یہ اختلاف رائے جمہوریت کے ساتھ ہے یہی اختلاف رائے ہے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ تو میں پر زور طریقے سے اس کو condemn کرتا ہوں جو "The News" میں آیا ہے وہ میں نے پڑھا نہیں اس لئے میں اس پر مفصل اپنی بات نہیں کرنا چاہتا جب میں پڑھ لوں گا پھر میں بات کروں گا۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب ہم Privilege Motions take up کرتے ہیں۔ یہ تحریک استحقاق نمبر 33 محترمہ شاہینہ اسد کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ!

وائس چانسلر لاہور کالج برائے وومن یونیورسٹی کا سنڈیکیٹ کی خواتین ممبرز کے ساتھ توہین آمیز رویہ

محترمہ شاہینہ اسد: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ جناب سپیکر نے لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور آرڈیننس مجریہ 2002 (XLIX of 2002) کی دفعہ 20(1)(XV) کے تحت حاصل شدہ اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے محترمہ شگفتہ انور، ایم پی اے (W-328)، محترمہ شازیہ چاند، ایم پی اے (W-330) اور محترمہ شاہینہ اسد، ایم پی اے (W-310) کو بذریعہ حکمنامہ No. PAP/Legis-1(28)/2002/5919، مورخہ 19۔ اگست 2004 لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ کی ممبرز نامزد فرمایا۔ ہم مذکورہ بالا خواتین اراکین اسمبلی سنڈیکیٹ کی ممبر نامزد ہونے کے باوجود اپنے حق نمائندگی سے محروم رکھی گئیں۔ ہوا یوں کہ ہمیں سنڈیکیٹ کی تیرھویں میٹنگ تک میٹنگ میں شرکت کے لئے مدعو نہیں کیا گیا۔ یہ انکشاف ہونے پر ہم نے

مقتدر حلقوں میں مداخلت کی استدعا کی۔ بنابریں ہمیں یونیورسٹی سنڈیکیٹ کی چودھویں میٹنگ میں مجبوراً مدعو کیا گیا۔ لیکن میٹنگ میں جاکر ہمیں احساس ہوا کہ شاید ہم غلط جگہ اور بن بلائے آ گئے ہیں۔ حتیٰ کہ ہماری نشستیں ہمارے حاصل شدہ استحقاقات کے مطابق نہیں لگائی گئیں۔ میٹنگ ہذا میں ہماری کسی مثبت بات یا تجویز کو اہمیت نہیں دی گئی۔ بلکہ وائس چانسلر نے ہر ممکن حد تک ہمارے ساتھ توہین آمیز رویہ اختیار کیا۔ مزید یہ کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے واضع سرکلر کے باوجود وائس چانسلر نے اراکین اسمبلی کے قانون کے تحت حاصل شدہ اعزاز یہ دینے سے بھی انکاری کی ہے۔ وائس چانسلر لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور نے اراکین صوبائی اسمبلی پنجاب کے پارلیمانی فرائض کی انجام دہی میں رکاوٹ ڈال کر اور توہین آمیز رویہ اختیار کر کے ہمارا استحقاق مجروح کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! کل ہی یہ دائر ہوئی ہے اور آج میں نے موصول کی ہے مجھے انتہائی افسوس ہے کہ جس طرح ہماری honourable member صاحبہ نے اپنا پوائنٹ آف ویو تحریک استحقاق کے ذریعے یہاں پر پیش کیا۔! سنڈیکیٹ میں honourable members کی نمائندگی اسی لئے کی جاتی ہے کہ یہ پبلک یونیورسٹیاں ہیں اور پبلک کے حق کو safeguard کرنے کے لئے پبلک کے نمائندگان ہی سنڈیکیٹ میں جاکر اس کی safety ensure کرتے ہیں۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ اگر وائس چانسلر نے ہماری معزز ممبر کو نہیں بلایا اس کی دو صورتیں ہیں جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔ میں نے ابھی اس کی کوئی انکوائری نہیں کی یا میری وہاں یونیورسٹی میں کوئی بات نہیں ہوئی کیونکہ یہ information ابھی مجھے یہاں پر ملی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں اور مجھے ایک دن کی مہلت دے دیں۔ میں وائس چانسلر کو بلا کر اور ان کو بھی بلا کر بات کر لوں یا ان کی جو correspondence ہوئی ہے وہ دیکھ لوں۔ بہر حال مجھے افسوس ہے کہ ممبر کا جو استحقاق ہے اس کو میں کم از کم ذاتی طور پر مجروح نہیں ہونے دوں گا۔ اگر ممبر صاحبہ کی تسلی ہو، ایک دن کی مہلت مل جائے تو کل میں آپ کی خدمت میں وہاں پر جو حالات ہیں یا جو وہاں کے اصل معاملات ہیں وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ! اسے ایک دن کے لئے pending کر لیں؟

محترمہ شاہینہ اسد: جناب سپیکر! میری آپ سے اور اپنے محترم منسٹر صاحب سے التماس ہے کہ 13 میٹنگز میں جو خاتون، معزز وی سی صاحبہ ہمیں نہیں بلاتیں تو اس سے میں سمجھتی ہوں کہ نہ صرف میرا بلکہ میرے تمام ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ اس معزز خاتون نے ہمیں اس قابل نہیں سمجھا کہ وہ ہمیں 13 میٹنگز میں بلائے اور چودھویں میں بھی آپ کو علم ہے، آپ کے knowledge میں ہم لے کر آئے کہ ہمیں آپ نے نوٹیفکیشن دیا ہے لیکن دو، اڑھائی سال کا عرصہ گزر گیا ہے ہمیں نہیں بلایا گیا۔ میں نہیں سمجھتی کہ ایک دن کی اس کو کیوں مہلت دی جائے؟ آپ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کو بھجوا دیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! ٹھیک ہے جس طرح آپ حکم فرمائیں۔

جناب سپیکر: یہ Privilege Motion میں in order قرار دیتا ہوں اور استحقاق کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

Now we take up the Punjab Finance Bill 2006. Minister for Finance:

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2006

MINISTER FOR FINANCE: I move:

> "That the Punjab Finance Bill 2006 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Finance Bill 2006 be taken into consideration at once."

کیونکہ اس کو opposeنہیں کیا گیا۔اب میں question putکرتا ہوں۔

The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Finance Bill 2006 be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it. The question is:

> That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

CLAUSE - 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it. The question is:

> That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it. The question is:

> That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it. The question is:

That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, Preamble of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it. The question is:

That preamble of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, long title of the Bill is under consideration, since there is no amendment in. The question is it:

That long title of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE: Sir, I move:

"That the Punjab Finance Bill 2006 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is;

"That the Punjab Finance Bill 2006 be passed."

The motion moved and the question is :

"That the Punjab Finance Bill 2006 be passed."

(The Bill was passed)

MR SPEAKER: Minister for Finance!

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال 2006-07 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE: Sir, I lay the Schedule of Authorised Expenditure for the year 2006-07.

MR SPEAKER: The Schedule of Authorised Expenditure for

the year 2006-07 has been layed.

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! Schedule of Authorized Expenditure کے یہ جو services and purposes اس میں دیئے گئے ہیں، اس میں بجٹ کی بھی جو دستاویز تھی اس میں بھی سب سے پہلے نمبر پر opium تھی، اس میں بھی سب سے پہلے نمبر پر opium ہے، اس کو اگر alphabetically دیا جاتا تو بہتر ہوتا، سب سے پہلے نمبر پر opium کا لانا مجھے کوئی اچھا نہیں لگا۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ اس کو alphabetically لائیں۔ آپ opium بناتے ہیں، بیچتے ہیں، ظاہر ہے کہ وہ ادویات میں بھی استعمال ہوتی ہے لیکن اگر یہ سارے services and purposes alphabetically آئیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

آئینی قراردادیں

آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت ایک قرارداد ہے۔ وزیر متعلقہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

MINISTER REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS: Sir, I move:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 144 (1) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 144 (1) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973."

RANA SANA ULLAH KHAN: I oppose it.

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: I oppose it.

جناب سپیکر: اب جو معزز اراکین اس تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز اراکین حزب اقتدار اپنی نشستوں
پر کھڑے ہو گئے اور گنتی کی گئی)

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ہم نے oppose کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ابھی تو ٹائم آئے گا۔ oppose کا تو ٹائم آئے گا۔ ابھی تو پیش کرنے کی اجازت بھی ملنی ہے کہ نہیں ملتی؟ تشریف رکھیں پلیز۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اسمبلی نے یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ میں روکھڑی صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

آئینی قرارداد برائے قیام، نظام انصرام آفات

MINISTER REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS: Sir, I move the following Resolution:

> "The Provincial Assembly of the Punjab, in pursuance of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, passes a Resolution to the effect that Parliament (Majlis-e-Shoora) may, by law, regulate the setting up of the coordinated and comprehensive National Disaster Management System and provide for matters connected therewith or incidental thereto."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "The Provincial Assembly of the Punjab, in pursuance of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, passes a Resolution to the effect that Parliament (Majlis-e-Shoora) may, by law, regulate the setting up of the coordinated and comprehensive National Disaster Management System and provide for matters connected therewith or incidental thereto."

RANA SANA ULLAH KHAN: I oppose it.

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس کو oppose کرتے ہیں۔ میں روکھڑی صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی قرارداد کے حق میں تقریر کریں۔

وزیر مال، بحالی و اشتمال: جناب سپیکر! پاکستان میں اس قسم کا سسٹم کوئی establish نہیں تھا، جیسے پچھلے دنوں میں زلزلہ آیا اور اس کے لئے قوم پہلے سے بالکل تیار نہیں تھی لیکن پوری قوم، وفاقی، صوبائی حکومتوں نے اس میں بڑا حصہ لیا اور ان مظلوم لوگوں کی جن پر یہ عذاب آیا تھا ان کی امداد کی گئی۔ اب حکومت نے یہ سوچا ہے کہ ایک ایسا ادارہ یا system بنا دیا جائے کہ جب کبھی بھی کوئی ایسی آفت آئے تو اس میں پہلے سے تیاری ہو تاکہ اس کے نقصانات سے بچا جا سکے۔ یہ ایک بڑا ضروری آئٹم ہے۔ وفاقی حکومت یہ بنانا چاہتی ہے، ہم بھی اس قرارداد کو اسمبلی سے پاس کروا کر ان کے ساتھ co-operate کر رہے ہیں کہ یہ صوبائی اور وفاقی سطح پر بنایا جائے۔ قومی مسائل کو حل کرنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے لہذا میں استدعا کروں گا کہ اس قرارداد کو متفقہ طور پر پاس کیا جائے تاکہ اس ملک میں ایک ایسا سسٹم قائم ہو جائے جس سے آفات کو دور کرنے میں یا ان کے affects کو کم کرنے میں مدد مل سکے۔

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو اس لئے oppose کر رہا ہوں کہ آئین میں

جو بنیادی چیزیں دی گئی ہیں ان سے انحراف بالکل extraordinary حالات میں ہونا چاہئے otherwise نہیں ہونا چاہئے۔میں اس ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرواؤں گا کہ آرٹیکل 141 میں بڑی صراحت سے یہ تحریر کیا گیا ہے کہ :

141. Subject to the Constitution, [Majlis-e-Shoora (Parliament)] may make laws (including laws having extra-territorial operation) for the whole or any part of Pakistan, and a Provincial Assembly may make laws for the Province or any part thereof.

آگے آرٹیکل 142 ہے۔اس میں مجلس شوریٰ، پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے قانون سازی کے جو اختیارات ہیں ان کو باقاعدہ علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ :

142.(a) [Majlis-e-Shoora (Parliament)] shall have exclusive power to make laws with respect to any matter in the Federal Legislative List;

اب جو Federal Legislative List ہے اس سے متعلق پارلیمنٹ کو exclusive powers ہیں کہ وہ اس کے متعلق قانون بنا سکتی ہے۔آگے (b)142 ہے کہ :

142(b). [Majlis-e-Shoora (Parliament)] and a Provincial Assembly also, shall have power to make laws with respect to any matter in the Concurrent Legislative List;

جناب والا! ایک Federal List ہے اور ایک Provincial List ہے اور ایک Concurrent List ہے۔آئین نے اس کی تقسیم اس طرح سے کی ہے کہ جو Federal Legislative List ہے اس سے متعلق اختیار پارلیمنٹ کو ہے اور جو Provincial Legislative List ہے اس کے متعلق صوبے کو اختیار ہے جبکہ Concurrent List کے

متعلق دونوں کو اختیار ہے یعنی صوبائی اسمبلی اور پارلیمنٹ دونوں کو قانون سازی کا اختیار ہے لیکن اس سے آگے کہا گیا ہے کہ:

(142)(c). A Provincial Assembly shall, and [Majlis-e-Shoora (Parliament)] shall not, have power to make laws.....

یعنی آگے آرٹیکل (c)142 میں بڑی وضاحت کے ساتھ صوبائی اسمبلی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ:

(142)(c). A Provincial Assembly shall, and [Majlis-e-Shoora (Parliament)] shall not, have power to make laws with respect to any matter not enumerated in either the Federal Legislative List or the Concurrent Legislative List; and

اس میں یہ بات بڑی وضاحت کے ساتھ ہے کہ وہ قانون جو نہ تو Federal List میں ہو اور نہ Concurrent List میں ہے تو اس پر پارلیمنٹ legislation نہیں کر سکتی۔ اس پر صوبائی اسمبلی کو اختیار ہے، وہ قانون سازی کر سکتی ہے۔ اس میں وضاحت کے ساتھ پارلیمنٹ کا اختیار ختم کیا گیا ہے کہ پارلیمنٹ اس پر legislation نہیں کر سکتی۔ اب یہ معاملہ صوبائی خود مختاری سے متعلقہ ہے ، یہ معاملہ اس معزز ہاؤس کی sovereignty سے متعلقہ ہے۔ آرٹیکل 142 کی sub clause(c) یہ کہتی ہے کہ اگر کوئی ایسا مسئلہ ہو جو کہ نہ Federal List میں ہو، نہ Concurrent List میں ہو تو اس پر پارلیمنٹ legislation نہیں کر سکتی۔ اس پر صوبائی حکومت legislation کر سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وفاقی حکومت اگر چاہتی ہے کہ اس قسم کی کوئی قانون سازی ہونی چاہئے، یعنی زلزلہ یا جو دوسری کوئی بھی قدرتی آفات آتی ہیں اور اس کے متعلق انھوں نے کوئی سسٹم بنانا ہے تو یہ قانون صوبائی اسمبلی کیوں نہیں بنا سکتی، صوبائی حکومت اس معاملے کو کیوں کنٹرول نہیں کر سکتی؟ اب انھوں نے جو آرٹیکل 144 کا سہارا لیا ہے اور بعد میں یہ بھی کہیں گے کہ دو اور صوبوں نے یہ قرارداد پاس کر دی ہے اس لئے ہم یہ کر رہے ہیں۔ اگر دو صوبوں کی قرارداد پاس کرنا ہی requirement ہے تو بھئی اگر دو صوبوں نے قرارداد پاس کر دی ہے اور پارلیمنٹ کو یہ اختیار دے دیا ہے کہ وہ اس معاملے پر قانون سازی کریں اور جو آئینی آرٹیکل

144 کی requirement کے تحت ہے وہ meet کرتی ہے تو پھر آپ کیوں اس بارے میں اپنا thumb یہاں پر لگاتے ہیں اور اس بات کو endorse کرتے ہیں؟ آپ اس کو رہنے دیں، اب تو اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ جی یہ آئینی requirement ہے یعنی آرٹیکل 144 کے تحت آئینی requirement یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا معاملہ ہو جس کے متعلق پارلیمنٹ قانون سازی نہ کر سکتی ہو لیکن دو صوبائی اسمبلیاں request کریں کہ جی آپ اس پر قانون سازی کر لیں تو پھر پارلیمنٹ قانون سازی کر سکتی ہے۔ اب اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ آئینی requirement ہے اور ہم اس کو پورا کرنا چاہتے ہیں تو یہ آئینی requirement پہلے ہی پوری ہو چکی ہے۔ اگر دو اسمبلیوں نے کر دیا ہے تو پھر آپ کو اس دوڑ میں شامل ہونے کا کیا فائدہ ہے؟

(اس مرحلہ پر وزیراعلیٰ صاحب ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر! میں اس مرحلہ پر یہ بات بھی on record لانی چاہوں گا کہ اس سے پہلے ہی صوبائی اسمبلی کے اختیارات پر کافی حوالوں سے قدغن لگائی گئی ہے۔ آپ پولیس آرڈر 2002 کو دیکھ لیں، اب یہ کس کو نہیں پتا کہ پولیس صوبائی فورس ہے اور لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ تمام معاملات صوبے کا اختیار ہے۔ اس میں وفاقی حکومت ذمہ دار نہیں، صوبائی حکومت ہی ذمہ دار ہے۔ پولیس ایک Law Enforcing Agency ہے۔ ساری دنیا کو پتا ہے کہ چونکہ پولیس صوبوں سے متعلقہ ہے اس لئے پولیس آرڈر کو بنانا، اس پر عملدرآمد کرنا، اس کو amend کرنا، اس میں اضافہ یا کمی کرنا صوبائی اسمبلی اور صوبائی حکومت کا ایریا بنتا ہے لیکن اس کے باوجود پولیس آرڈیننس 2002 کو Sixth Schedule میں شامل کر کے اس معزز ہاؤس کے اختیارات پر قدغن لگائی گئی ہے۔ یہ معزز ہاؤس وفاقی حکومت، صدر سے پیشگی اجازت لئے بغیر پولیس آرڈر میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کر سکتا۔

جناب والا! جو 60 percent of the government ہے وہ لوکل گورنمنٹ ہے۔ اس سے کسی کو اعتراض نہیں ہے کہ لوکل باڈیز صوبائی معاملہ ہے اور ضلعی حکومتوں سے صوبائی حکومت ہی deal کرتی ہے لیکن آپ دیکھیں کہ اس ملک میں جس طرح سے ایک فرد واحد کے گرد تمام اختیارات کو سمیٹا جا رہا ہے، کس طریقے سے صوبوں کے اختیارات فیڈریشن کی طرف منتقل کئے جا رہے ہیں، کس طریقے سے اس بات کا اہتمام کیا جا رہا ہے کہ وفاقی اکائیوں کو کمزور کیا جائے اور

ساری طاقت مرکز میں جمع کی جائے۔ لوکل گورنمنٹ پر قانون سازی اس ہاؤس کا بنیادی حق ہے جس سے اس ہاؤس کو محروم کیا گیا ہے۔ اگر آپ نے لوکل باڈیز میں کوئی ترمیم کرنی ہے، اگر آپ نے اس میں کسی قسم کا اضافہ، کمی یا بہتری لانی ہے تو اس کے لئے آپ مجبور ہیں کہ آپ پہلے جا کر صدر صاحب سے پیشگی اجازت لیں اور اس کے بعد آپ اس میں ترمیم کر سکتے ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس رجحان کو ختم ہونا چاہئے کہ آپ تمام اختیارات towards فیڈریشن لے کر جا رہے ہیں اس سے فیڈریشن مضبوط نہیں ہو گی۔ فیڈریشن اسی وقت مضبوط ہو گی جب آپ اکائیوں کو مضبوط کریں گے اور اس کا تقاضا یہی ہے کہ جو اختیارات صوبائی اسمبلی کے ہیں وہ صوبائی اسمبلی کے پاس رہنے چاہئیں۔ میں قائد ایوان سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ آپ وفاقی حکومت سے بات کریں اور ان سے کہیں کہ یہ Disaster Management کے لئے جو آپ سسٹم لانا چاہتے ہیں اس سسٹم کو صوبے بہتر انداز سے لا سکتے ہیں۔ اس نظام کو صوبے بہتر انداز سے manage کر سکتے ہیں اور اس پر legislation صوبائی اسمبلی بہتر طور پر کر سکتی ہے کیونکہ صوبائی اسمبلی کا ہی یہ اختیار ہے، اسی کا یہ ایریا ہے۔ آپ تمام اختیارات فیڈریشن کی طرف، مرکز کی طرف منتقل کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط رجحان ہے۔ اسی وجہ سے میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ رانا صاحب کی باتوں کی وجہ سے جو تھوڑا سا ابہام پیدا ہوا ہے میں اسے clear کرنا چاہتا ہوں۔ دراصل مرکزی حکومت وفاقی سطح پر ایک Disaster Management بیورو قائم کرنا چاہتی ہے جو سارے صوبوں کے ساتھ co-ordinate کرے گا۔ جس طرح روکھڑی صاحب نے فرمایا تھا کہ حالیہ جو ہمارا ایک تلخ تجربہ رہا ہے اس میں وفاقی حکومت کو دوسرے صوبے میں جا کر اور خاص طور پر جس طرح ہم نے پنجاب سے جا کر وہاں relief measures لئے تو صوبوں کے درمیان co-ordination کے لئے یہ ضروری تھا کہ وفاقی سطح پر ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ اس کے لئے وزیر اعظم پاکستان نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک خط لکھا تھا جس میں انھوں نے کہا تھا کہ ہم یہ ادارہ قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں دو صوبائی اسمبلیاں سندھ اور سرحد پہلے سے اپنی consent دے چکی ہیں کہ قانون سازی کے ذریعے national level پر ایک ادارہ قائم ہونا چاہئے۔

جناب والا! رانا صاحب آرٹیکل 144 کا حوالہ دے رہے تھے۔ میں گزارش کروں گا کہ آرٹیکل 144 ہے ہی اسی کے متعلق کہ جب دو اسمبلیاں ایک قرارداد پاس کر دیتی ہیں تو پھر وفاقی

حکومت کو قانون سازی کرنا پڑتی ہے۔ تو ہم دو اسمبلیوں کی قرارداد پر قانون سازی کرنے کے لئے ہی آج اسے یہاں پر لے کر آئے۔ ہم نے باقاعدہ وفاقی حکومت سے وضاحت مانگی تھی۔ ہم نے ان کو اپنا نقطہ نظر دیا تھا۔ ہم نے انھیں کہا تھا کہ ہم صوبے کی سطح پر بھی اپنا ادارہ قائم کرنا چاہتے ہیں تو انھوں نے ہمیں کہا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں آپ اپنا ادارہ قائم کیجئے۔

جناب والا! میں یہاں پر معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اسی ایوان میں باقاعدہ قانون سازی کے ذریعے اپنا ادارہ قائم کر چکے ہیں اور ہم ایمر جنسی سروسز کا بل اس معزز ایوان سے پاس کروا چکے ہیں۔ لہذا میری یہ استدعا ہے کہ وفاقی سطح پر ایک ادارہ قائم کرنے کے لئے یہ قرارداد ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں لاء منسٹر کی توجہ چاہوں گا کہ آرٹیکل (1)144 کی wording یہ ہے کہ:

144.(1) If two or more Provincial Assemblies pass Resolutions to the effect that [Majlis-e-Shoora(Parliament)] may by law regulate any matter not enumerated in either List in the Fourth Schedule, it shall be lawful for [Majlis-e- Shoora (Parliament)] to pass an Act for regulating that matter accordingly, but any act so passed may, as respects any Province to which it applies, be amended or repealed by Act of the Assembly of that Province.

انھوں نے ذکر بھی کیا ہے کہ وفاقی حکومت نے معاملے کو regulate کرنے کے لئے انھیں لیٹر لکھا ہے تو کیا اس معزز ایوان یا معزز ممبران کا اتنا بھی استحقاق نہیں بنتا کہ اس قرارداد کے ساتھ اس لیٹر کو بھی circulate کرتے تاکہ ہمیں پتا چل جاتا کہ وہ کس انداز سے regulate کرنا چاہتے ہیں۔اب تو ان کی بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سارا معاملہ صوبے ہی کریں گے لیکن وہ اوپر صرف monitoring اور regulate کریں گے۔وہ legislate کس انداز سے کریں گے؟میں سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کو adopt کرنے سے پہلے اس معزز ایوان کو اس بات کا حق ہے کہ اس تفصیل کو بھی جانا جائے۔اگر یہ بہتر سمجھتے ہیں تو اس کو circulate کریں۔

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر!جس طرح میں نے پہلے کہا ہے کہ انھوں نے ہماری consent مانگی ہے۔ہماری consent کے بعد باقاعدہ draft law آنا ہے۔ ہماری queries کے جواب میں فیڈرل گورنمنٹ کے کیبنٹ سیکرٹری نے لکھا تھا کہ:

> I may point out here that this is a tentative law which is yet to be placed before the Cabinet after necessary action under Article 144 of the Constitution regarding the passage of the requisite resolution is taken by the Provincial Assemblies, Federal Government would discuss this draft with the Provincial Governments.

جو ڈرافٹ ہو گا وہ دکھائیں گے اور اس پر ہمارے ساتھ بات کریں گے۔اس کے بعد ہم اپنا point of view دیں گے پھر قانون سازی ہو گی۔یہ تو آرٹیکل 144 کی mere requirement ہے جس کے لئے بات کر رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر!اس پر میرا اعتراض یہ ہی ہے کہ ہر معاملے میں الٹی گنگا بہائی جا رہی ہے۔اس آرٹیکل کا مقصد یہ ہے کہ صوبے اس بات کی requirement محسوس کریں گے۔اگر صوبے اس بات کو ضروری جانیں گے کہ پارلیمنٹ اس معاملے میں قانون سازی کرے تو صوبے قرارداد پاس کر کے پارلیمنٹ یا وفاقی حکومت سے request کریں گے کہ اس معاملے کی نوعیت یہ

ہے کہ صوبے اس کو regulate نہیں کر سکتے لہذا فیڈرل گورنمنٹ اسے regulate کرے۔ یہاں پر الٹا کام چل رہا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ صوبوں کو خط لکھ کر کہہ رہی ہے کہ آپ قرارداد پاس کر کے بھیجیں اس کے بعد ہم اس پر غور کریں گے پھر اس کا ڈرافٹ بنائیں گے، پھر آپ سے consult کریں گے اور پھر اسے پاس کریں گے۔ یعنی یہ معاملہ otherwise کیا جا رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہم تو ڈرافٹ نہیں بھیج سکتے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

The Resolution moved and the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab, in pursuance of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, passes a Resolution to the affect that Parliament (Majlis-e-Shoora) may, by law, regulate the setting up of the coordianted and comprehensive National Disaster Management System and provide for matters connected therewith or incidental thereto."

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ نشاط افزا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نشاط افزا: جناب والا! وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں عرض ہے۔

وہ آئے ہیں ہمارے گھر میں خدا کی قدرت ہے
کبھی ان کو کبھی ہم اپنے ایوان کو دیکھتے ہیں

جناب والا! میں آپ کی وساطت سے بہت اہم نکتے کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ شاید ہمارے وزیر خزانہ اپنے بجٹ میں بھول گئے ہیں۔ وہ اتنا بڑا flaw ہے جس کی نہ صرف مجھے بہت تکلیف ہے بلکہ پوری عوام کو تکلیف ہے۔ میں محترم وزیر خزانہ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ

انھوں نے بجٹ میں رکھا ہے کہ وزیر اعظم ہاؤس کا یومیہ خرچ 14لاکھ روپیہ ہے اور صدر صاحب کے لئے 8لاکھ یومیہ خرچ ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔پلیز تشریف رکھیں۔

محترمہ نشاط افزا: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت سال 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ (2)127 کو معطل کر کے آئین کے آرٹیکل (1)144 کے تحت seed Act 1976 میں ترمیم سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی تحریک موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

محترمہ نشاط افزا: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔ کارروائی چلنے دیں۔

محترمہ نشاط افزا: میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ وہ ہمارے بھی وزیر اعلیٰ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ جی، لودھی صاحب!

MINISTER FOR AGRICULTURE: I move:

> "That the requirement of sub-rule (2) of Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for taking up the Resolution under clause (1) of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirement of sub-rule (2) of Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for taking up the Resolution under clause

(1) of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973."

The motion moved and the question is:

"That the requirement of sub-rule (2) of Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for taking up the Resolution under clause (1) of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973."

(The motion was carried.)

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آپ نے پہلے بھی اسی قسم کی تحریک پیش کر کے counting کروائی ہے لیکن اب ہاں، ناں کروا دی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ابھی تو رولز معطل کرنے کی تحریک تھی اور rules uspend ہوئے۔ چونکہ ایک ہفتے کا نوٹس period پورا نہیں تھا اس لئے rules suspend کرنے کے لئے ہاؤس سے permission لینی تھی۔

رانا ثناء اللہ خان: کیا اس سے پہلے بھی rules suspend کروائے ہیں؟

جناب سپیکر: پہلے rules suspend نہیں ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو Resolution move ہوئی ہے اس کی تفصیل بھی ہمیں بیان کر دی جائے تو بہتر ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، بالکل کر دی جائے گی۔ متعلقہ وزیر اپنی قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک پیش کریں۔

آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR AGRICULTURE: Sir, I move:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 144(1) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973."

MR SPEAKER: The motion moved is :

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 144(1) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: متعلقہ وزیر اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب محمد وقاص: میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ جی، وزیر زراعت!

قرارداد

پارلیمنٹ کو سیڈ ایکٹ 1976 میں ترمیمی قانون سازی کا اختیار دینا

وزیر زراعت: جناب والا! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "یہ ایوان مجلس شوری/پارلیمنٹ کو پاکستان کے آئین کے آرٹیکل (1)144 کے تحت اختیار دیتا ہے کہ مجلس شوری/پارلیمنٹ سیڈ ایکٹ 1976 میں ترمیمی قانون سازی کرے اور وفاقی حکومت سیڈ ایکٹ 1976 کا ترمیمی بل قانون سازی کے لئے مجلس شوری/پارلیمنٹ میں پیش کرے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ۔

> "یہ ایوان مجلس شوری/پارلیمنٹ کو پاکستان کے آئین کے آرٹیکل (1)144 کے تحت اختیار دیتا ہے کہ مجلس شوری/پارلیمنٹ سیڈ ایکٹ

1976 میں ترمیمی قانون سازی کرے اور وفاقی حکومت سیڈ ایکٹ 1976 کا
ترمیمی بل قانون سازی کے لئے مجلس شوری / پارلیمنٹ میں پیش کرے۔"

رانا ثناء اللہ خان: میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب محمد وقاص: میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ خان اور جناب وقاص صاحب اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت: جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ سیڈ ایکٹ میں ترمیم کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے تمام صوبائی اسمبلیوں کو ایک سرکلر کے ذریعے convey کیا کہ اس سیڈ ایکٹ کو نئے حالات کے تحت update کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں ترامیم کرنے کے لئے تمام صوبائی حکومتوں کو لکھا ہے، اس کے بعد تمام صوبائی حکومتوں نے ان کو اپنی اپنی آراء دیں اور ان ترامیم کے بارے میں لکھا بھی جا چکا ہے لیکن پنجاب ابھی تک نہیں بھیج سکا تھا۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنی کمیٹی نے اس پر غور و خوض کیا اور اس کے بعد نئے انداز کے ساتھ اس کو کیبنٹ میں لے کر گئے کیبنٹ نے اس کو پاس کیا۔ یہ چونکہ آئین کی ضرورت ہے جو آپ کے ذریعے ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجنی ہے اور وہاں پر سیڈ ایکٹ میں ترامیم ہوں گی اور اس کو نئے حالات کے تحت update کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں جس طرح سے میں نے پہلے متعلقہ آرٹیکل کو ایوان کے سامنے پڑھا ہے کہ یہ جو آرٹیکل (1)144 ہے جس کے حوالے سے یہ چاہتے ہیں اس میں تو یہ لکھا ہوا ہے کہ:

> 144. (1) If two or more Provincial Assemblies pass Resolutions to the effect that [Majlis-e-Shoora (Parliament)] may by law regulate any matter not enumerated in either List in the Fourth Schedule, it shall be lawful for [Majlis-e-Shoora (Parliament)] to pass an Act for regulating that matter accordingly..

جناب والا!اس میں تو یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا ایریا ہے جو نہ تو concurrent list میں آتا ہے اور نہ ہی وہ فیڈرل لسٹ میں آتا ہے اور اس میں صوبائی اسمبلی کو آرٹیکل 144(2) کے تحت یہ اختیار ہے کہ اگر کوئی ایسا ایریا ہے کہ جو نہ تو Federal legislative list میں ہے اور نہ ہی وہ concurrent list میں تو اس میں صرف صوبائی اسمبلی قانون سازی کر سکتی ہے، پارلیمنٹ نہیں کر سکتی۔اب اس میں یہ ہے کہ اگر تو ایسی قانون سازی ہو صوبائی اسمبلی کر سکتی ہے اور پارلیمنٹ نہیں کر سکتی۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔

رانا ثناء اللہ خان: تو اس Resolution کے ذریعے سے صوبائی اسمبلی اختیار دے گی پارلیمنٹ کو کہ وہ legislation کر لے۔اب اس میں تو یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی ایکٹ ہے؟یہ سیڈ ایکٹ 1976 کا حوالہ دے رہے ہیں۔اس میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ترمیمی قانون سازی کریں۔یہ تو 144(1) کے تحت cover ہی نہیں ہوتا۔وزیر زراعت اس بات کی وضاحت کریں کہ یہ جو سیڈ ایکٹ ہے یہ کس نے پاس کیا تھا یہ صوبائی اسمبلی نے پاس کیا تھا یا پارلیمنٹ نے پاس کیا تھا؟

جناب سپیکر: جی،وزیر زراعت!

وزیر زراعت: جناب والا!یہ پارلیمنٹ نے پاس کیا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: اگر جناب والا!پارلیمنٹ نے پاس کیا ہے تو پھر اب Resolution کی کیا ضرورت ہے؟(قطع کلامیاں)

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا!یہ ہمارے پرانے وزیر ہیں آثار قدیمہ ہیں ان کو grace marks ملنے چاہئیں۔

وزیر زراعت: جناب والا!یہ فیڈرل سبجیکٹ ہے اور فیڈرل گورنمنٹ نے پاس کیا ہے اب وہ اس میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ترمیم کی سفارشات صوبائی حکومتوں سے مانگی گئی ہیں۔ہم نے اپنی سفارشات ان کو بھیجنی ہیں کیونکہ یہ آئین کے آرٹیکل 144(1) کی requirement ہے۔اس process کو مکمل کرنے کے لئے ہم یہ through Assembly بھیج رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! سفارشات کو تو یہ آرٹیکل deal ہی نہیں کرتا۔ آرٹیکل 144(1) کا تو سفارشات سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ (قہقہے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ اس کی بھی صورتحال وہی ہے جس طرح ہم پہلے بات کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں نے آپ کو آئین کا آرٹیکل 144(1) پڑھ کر بھی سنایا تھا۔ In fact سیڈا ایکٹ 1976 میں پاس ہوا تھا اور جس وقت یہ پاس ہوا تھا اس وقت باقاعدہ جو صوبائی اسمبلیاں تھیں ان کی اس میں consent لی گئی تھی اور ان کی مشاورت سے یہ پاس ہوا تھا۔ اب اس میں فیڈرل گورنمنٹ ترامیم لانا چاہ رہی ہے اور ترامیم کے لئے پھر چاروں صوبوں سے اس بات کا وہ اختیار مانگ رہے ہیں کہ اپنی consent دیں کہ کیا ہم ان میں ترامیم لائیں یا نہیں۔ جس طرح پہلے Resolution میں، میں نے گزارش کی تھی کہ اس کے بعد ہمارے پاس ڈرافٹ آئے گا اس میں ہم اپنی opinion بھی دیں گے لیکن فی الحال وہ amendments move کرنے کے لئے ہم سے اختیار مانگ رہے ہیں اور چاروں صوبائی اسمبلیوں سے مانگ رہے ہیں۔ یہ صرف پنجاب کی بات نہیں ہے بلکہ چاروں صوبائی اسمبلیوں سے اختیار مانگ رہے ہیں۔ کیونکہ اصل ایکٹ بھی صوبائی اسمبلیوں کی مشاورت سے بنا تھا اس میں ترامیم بھی مشاورت اور consent کے بعد ہی ہو سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ پارلیمنٹ کو اس میں ترامیم کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ پارلیمنٹ صرف وہ قانون سازی کر سکتی ہے جو concurrent list میں ہے اور نہ ہی فیڈرل لسٹ میں ہے اس پر قانون سازی کرنے کے لئے اسے دو اسمبلیوں کی Resolution کی ضرورت ہے۔ جب وہ ایکٹ legislate ہو جائے گا، جب وہ ایکٹ وجود میں آ جائے گا تو اس کے بعد اس میں ترمیم کرنے کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا کہنے کا

مطلب یہ ہے کہ یہ آرٹیکل (1)144 اس کو deal ہی نہیں کرتا۔ یہ میں آپ کے سامنے پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، رانا صاحب! اگر دو کی بجائے تین اسمبلیاں کر دیتی ہیں تو اس پر کوئی قدغن ہے؟

رانا ثناء اللہ خان: نہیں تینوں کا تو کوئی اس میں ذکر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ minimum requirement دو کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! minimum دو ہیں۔

جناب سپیکر: تو پھر دو بھی ہو سکتی ہیں تین بھی ہو سکتی ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: تین بھی ہو سکتی ہیں اور چار بھی ہو سکتی ہیں لیکن جب چار کی تین کی دو کی یعنی Resolution کی اجازت کے بعد اس پر legislation ہو گئی۔ Then that is a Federal Act. اس فیڈرل ایکٹ میں بعد میں پارلیمنٹ کبھی بھی ترمیم کر سکتی ہے بلکہ یہاں پر تو یہ ہے کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ سیڈ ایکٹ میں انہوں نے amendment کرنی ہے یا ان کو amendment چاہئے تو اس میں یہ ہے کہ:

> To pass an Act for regulating that matter accordingly. But any Act so passed may with respect to any Province to which it applies be amended or repealed by act of the Assembly of that Province.

اگر انہوں نے اس میں کسی قسم کی کوئی ترمیم کرنی ہے تو یہ اسمبلی کر سکتی ہے یعنی اگر کوئی ایسا ایکٹ 1976 میں پاس ہوا تھا جو کہ Provincial Assembly کی Resolution کے بعد پاس ہوا تھا اور وہ سیڈ ایکٹ ہے اور اس میں صوبہ پنجاب کوئی ترمیم کرنی چاہتا ہے تو اس Article 144(1) کے تحت یہ اسمبلی کر سکتی ہے اور as Federal Act اسے deal کرتے ہوئے پارلیمنٹ کر سکتی ہے۔ (1)144 اس قسم کی amendment سے متعلق ہے ہی نہیں، یہ اس کو deal ہی نہیں کرتا۔ یہ پورا آرٹیکل پڑھ لیں اس میں amendment کا کہیں کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ exactly اگر یہی معاملہ ہم دوسرے پیرائے میں لیں اور اگر ہم یہاں پر یہ Resolution نہ کرتے تو رانا صاحب کے arguments یہ ہونے تھے۔(قطع کلامیاں)

میں بات کر رہا ہوں میری بات تو سن لیں۔ میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ ان کے arguments یہ ہونے تھے کہ جس معاملے میں اسمبلیوں کی رائے سے قانون سازی کی گئی ہو وہاں اسمبلیوں کی رائے سے ہی ترمیم ہو سکتی ہے۔ان کے exactly یہ arguments ہونے تھے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کوئی قانون جس کے لئے پہلے صوبوں سے مشاورت کی گئی، صوبوں سے Resolution پاس کروا کر قانون سازی کی گئی اب اس میں ترمیم کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ صوبوں سے مشاورت اور صوبوں کی رائے سے اس میں ترمیم کی جائے اور اس کے علاوہ بھی میں رانا صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ .This is a provincial subject اور کسی بھی provincial subject پر جب فیڈرل گورنمنٹ legislation کرتی ہے تو صوبوں کی consent ضرور لیتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کو علم نجوم حاصل ہو گیا ہے اور وہ یہ بھی بتانے لگے ہیں کہ اگر ہم یہ کرتے تو رانا صاحب کے یہ arguments ہوتے۔ اگر میرے یہ arguments ہوتے تو لاء منسٹر صاحب ضرور یہ فرماتے ہیں کہ رانا صاحب آپ ہمیں متعلقہ آرٹیکل کا حوالہ دیں کہ کہاں پر یہ لکھا ہے کہ اس amendment کو لانے کے لئے اجازت کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! یہ جو amendment لا رہے ہیں یہ کہہ رہے ہیں کیونکہ legislation صوبوں کے Resolutions سے ہوئی ہے اس لئے اب اگر اس میں amendment ہونی ہے تو پھر بھی صوبوں کی اجازت سے ہونی ہے۔یہ آرٹیکل (1)144 ہے اس میں یہ مجھے بتا دیں کہ اس میں یہ لکھا ہے کہ پارلیمنٹ جو legislation صوبوں کی اجازت سے کرے گی، یہ صوبوں کے Resolutions پر کرے گی اس کے بعد اس میں amendment کے لئے بھی دوبارہ صوبوں سے Resolution پاس کروانا پڑے گا۔.There is nothing that's all یعنی یہ آئین ہے اب اس آئین کو آپ اپنی مرضی سے تو نہیں کر سکتے یا فیڈرل گورنمنٹ اس سیڈ ایکٹ میں جو

کرتے اور یہ amendment circulate وہ amendment کرنا چاہتی ہے آپ اس ہاؤس میں وہ amendment circulate کرتے اور یہ
کہتے کہ فیڈرل گورنمنٹ یہ amendments کرنا چاہتی ہے اور اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟ تو
اس پر آپ رائے لے کر بھیجتے لیکن میں تو یہ کہتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب کی دلیل کے مطابق یہ بات
درست ہے کہ 1976 میں چاروں صوبائی اسمبلیوں نے Resolution پاس کی اور اس
Resolution کی بنیاد پر سیڈ ایکٹ پارلیمنٹ نے پاس کیا کیونکہ وہ concurrent list میں نہیں
تھا اور پارلیمنٹ کا اختیار نہیں تھا تو وہ سیڈ ایکٹ پاس ہو گیا۔ میں کہتا ہوں کہ (1)144 کے تحت اس
سیڈ ایکٹ میں یہ Provincial Assembly amendment کر سکتی ہے۔ یہ آخری لائن
پڑھ لیں آپ۔ لاء منسٹر صاحب! آپ آرٹیکل (1)144 کی last line کہ:

> Any Province to which it applies be amended or repealed by the act of the Assembly of that Province.

تو یہ غلط Resolution لے آئے ہیں ان کو چاہئے کہ اس کو withdraw کریں اور ایک غیر آئینی
اور غیر قانونی قسم کی Resolution اس ہاؤس سے پاس نہ کرائیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ایک صوبہ اپنی ذاتی ضروریات اور اپنے مخصوص
حالات کے تحت اگر اس میں amendments کرنا چاہے تو اس کے لئے تو رانا صاحب کی دلیل
درست ہو سکتی ہے لیکن جب چاروں صوبوں کے لئے متفقہ طور پر وفاقی حکومت ترامیم کرنا چاہتی
ہے تو وہ پھر چاروں صوبوں پر applicable ہوگا اور بجائے اس کے کہ چاروں صوبوں کو علیحدہ
علیحدہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبوں میں amendments لے کر آئیں اسی لئے وفاق
amendment لے کر آ رہا ہے تاکہ وہ چاروں صوبوں کے لئے ایک جگہ پر کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ تو consultation کی بات کر رہے ہیں، یہ آرٹیکل (1)144
کی بات تو نہیں کر رہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! Task تو بعد میں consultation کے لئے ہمارے
پاس آنا ہے لیکن فیڈرل گورنمنٹ کو ایک ایکٹ تو کرنے دیں۔

رانا ثناء اللہ خان: آپ یہ بتائیں کہ آرٹیکل (1)144 اس کو کس طرح سے cover کرتا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کا مؤقف بھی ہاؤس کے سامنے آ گیا ہے، لاء منسٹر صاحب کا بھی اور ایگریکلچر منسٹر صاحب کا بھی۔ ابھی اس پر voting ہونی ہے معزز اراکین نے سب کا مؤقف سن لیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ اپنے تجربے کی بنیاد پر کوئی موقف سامنے لائے ہیں۔ ایگریکلچر منسٹر کا موقف تو سامنے آیا ہی نہیں ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو کہا ہے اس حوالے سے آپ سے میری humble submission یہی ہے کہ آپ آرٹیکل (1)144 پڑھ لیں اس کے بعد آپ کوئی فیصلہ دیں۔ دیکھیں، یہاں پر ہم آئین کے خلاف نہیں جا سکتے تو آپ اس آرٹیکل کا خود مطالعہ کر لیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پڑھا ہے۔ میں نے بھی اس کو پڑھا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: پھر لاء منسٹر صاحب جو فرما رہے ہیں اس پیرائے میں بھی دیکھیں کہ کیا وہ according to the Constitution جا رہے ہیں یا against the Constitution جا رہے ہیں اس لئے میری یہی submission ہے کہ آپ فیصلہ دینے سے پہلے اس کو ایک دفعہ پھر پڑھ لیں اور لاء منسٹر صاحب نے جو arguments دیئے ہیں پھر اس کو بھی دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: فیصلہ تو ہاؤس نے دینا ہے، میں نے تو نہیں دینا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں۔ یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے۔ (1)144 جس کے تحت یہ Resolution لائے ہیں اس کا ایک ایک لفظ میں نے تین مرتبہ پڑھ دیا ہے اور لاء منسٹر کو میں نے چیلنج کیا ہے کہ وہ مجھے بتائیں کہ amendment کے لئے اس Resolution کا اس آرٹیکل کے تحت آنا وہ کہاں سے اخذ کرتے ہیں تو اب اس وضاحت کے بعد اگر یہ Resolution پاس ہوتی ہے تو پھر کل اس ہاؤس پر یہ بات آئے گی کہ اس نے ایک غیر آئینی Resolution pass کی ہے۔ آپ Custodian of the House ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو خود بھی اس بات کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ یہ قرارداد ٹیکنیکلی صحیح نہیں ہے اس لئے کہ Rules of Procedure میں یہ provision ہے اگر میں آپ کی توجہ حاصل کروں، یہ Section 116 ہے اس کا sub-section(4) ہے۔

> It shall be clearly and precisely expressed and shall raise substantially one definite issue.

اس میں دو questions اٹھائے گئے ہیں جبکہ ایک Resolution میں صرف ایک question اٹھایا جاتا ہے۔ آپ دیکھیں، درمیان میں جو لفظ ہے "اور" کہ یہ ایوان مجلس شوریٰ پارلیمنٹ کو پاکستان کے آئین کے آرٹیکل(1)144 کے تحت اختیار دیتا ہے کہ پارلیمنٹ Seed Act 1976 میں ترمیمی قانون سازی کرے۔

جناب سپیکر: وقاص صاحب! یہ Resolution قاعدہ 116 کے تحت نہیں آیا۔ یہ 127 کے تحت آیا ہے۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ یہ پورا آرٹیکل گورنمنٹ Resolutions کے بارے میں ہے۔ میں رول 127 کے سب رول 4 کی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ:

> After a Resolution has been moved, it shall be dealt with, as far as possible in accordance with the rules contained in Chapter 13.

اور میں Chapter 13 کے ہی رول کی آپ کو مثال دے رہا ہوں لہذا یہ قرارداد ٹیکنیکلی غلط ہے۔ اس کو withdraw کرنا چاہئے یا اس میں amendment کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "یہ ایوان مجلس شوریٰ / پارلیمنٹ کو پاکستان کے آئین کے آرٹیکل(1)144 کے تحت اختیار دیتا ہے کہ مجلس شوریٰ پارلیمنٹ سیڈ ایکٹ 1976 میں ترمیمی قانون سازی کرے اور وفاقی حکومت سیڈ ایکٹ 1976 کا ترمیمی بل قانون سازی کے لئے مجلس شوریٰ / پارلیمنٹ میں پیش کرے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کو یہاں ہاؤس میں تکلیف ہو گئی تھی۔ ہم ان کو ہسپتال لے کر گئے، اب ماشاء اللہ ان کی طبعیت ٹھیک ہے۔ میں خاص طور پر ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ جو کہ محکمہ صحت کی پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ ایمبولینس میں گئیں اور وہاں پر انھوں نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز مصدرہ 2005

(---جاری)

MR. SPEAKER: Thank you. Now, we resume consideration on the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2005. First reading of the Bill was yet to be completed. Three amendments had been proposed in it and were lost during the sitting of the Assembly dated 12-06-2006. The motion moved by Minister for Law, for consideration of the Bill, is being put for decision of the Assembly. Now the motion moved and the question is:

> "That the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2005, as recommended by the Standing Committee on Cooperatives, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE-2

MR. SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Ch Asghar Ali Gujjar, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ehsan Ullah Waqas, Mr Muhammad Waqas, Ch Muhammad Shaukat, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Mr Arshad Mehmood Baggu, Mrs Tahira Munir, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Syed Ehsan Ullah Waqas may move it.

SYED EHSAN ULLAH WAQAS: I move:

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Cooperatives, between the words "the" and "preamble", the word "existing" be inserted.

Sir, I don't press on this amendment.

MR SPEAKER: The second amendment is from: Rana Aftab Ahmad Khan, Rana Sana Ullah Khan, Mr Sami Ullah Khan, Syed Nazim Hussain Shah, Malik Asghar Ali Qaiser, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Raja Riaz Ahmad, Ch Zahid Pervaiz, Syed Hassan Murtaza, Lala Shakeel ur Rehman, Mr Ahsan ul Haq Ahsan Noulatia, Sh Ejaz Ahmad, Dr Asad Ashraf, Ch Javed Hassan Gujjar, Rao Ijaz Ali Khan, Mr Muhammad Yar Mammunka, Ms Azma Zahid Bokhari, Mrs Faiza Ahmad, Mr Ejaz Ahmad Samma, Mr Tanveer Ashraf Kaira, Dr Asad Muazzam, Mirza Muhammad Afzaal, Mr Ishtiaq Ahmad Mirza, Mrs Farzana Raja, Mr Amir Fida Piracha, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Rana Mashood Ahmad Khan, Mr Tahir Akhtar Malik.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس دن بل پیش ہوا تھا، اس دن اتفاق سے کورم نہیں تھا اور اجلاس ملتوی کر دیا گیا تھا۔ میں نے اس دن بھی اپنے بھائیوں سے یہ گزارش کی تھی کہ کوآپریٹو سوسائٹیز کا طویل عرصے سے سلسلہ چلا آ رہا تھا۔ اس کو بہتر بنانے کے لئے یہ ترامیم لائی جا رہی ہیں۔ میرے دوستوں نے مہربانی فرمائی تھی اور انھوں نے کہا تھا کہ ہم ان کو دیکھ لیتے ہیں اور دیکھنے کے بعد ہم اپنا موقف دیں گے۔ میں نے آج پھر دوستوں سے استدعا کی تھی کہ یہ انتہائی ضروری ترامیم ہیں۔ اس پر انھوں نے مہربانی فرمائی ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ چونکہ عوامی مفاد میں ہے اس لئے ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ ترامیم کو considered as withdrawn کیا جائے اور اس بل کو پاس کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ اپوزیشن سے بات ہو گئی ہے اور اپوزیشن کے دوست اس پر بات نہیں کرنا چاہتے اور اپنی ترامیم پیش کرنا نہیں چاہ رہے۔

Now we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE - 2

MR. SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 3

MR. SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 4

MR. SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 5

MR. SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 6

MR. SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 7

MR. SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 8

MR. SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 9

MR. SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 10

MR. SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 11

MR. SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جب question put ہو رہا ہو تو پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا لیکن آپ بات کر لیں۔ جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں۔ باہر پنجاب یونیورسٹی کے تقریباً دو سو طلبہ آئے ہوئے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی میں ایک مہینے سے طالبعلموں کو صرف اس لئے نکالا گیا ہے کہ انھوں نے وہاں پر کتاب میلہ لگایا جو کہ وہ ہر سال لگاتے ہیں۔ اب دو سو کے قریب طلبہ

آئے ہوئے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت اور راجہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ صرف ان کے وفد سے مل لیں۔ اگر ان کے مطالبات اور شکایات جائز ہیں تو اس میں کچھ کریں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں اس بل کے بعد ان سے مل لیتا ہوں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! وزیر تعلیم صاحب کو ہمارے ساتھ بھیج دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وزیر تعلیم آپ کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔

CLAUSE - 12

MR. SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 13

MR. SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 14

MR. SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 15

MR. SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں بڑی اہم قانون سازی ہو رہی ہے اور کورم پورا کرنا یقینی بات ہے کہ حکومت کا حق ہوتا ہے اس کے لئے وہ جو بھی measures لیتے ہیں لیکن ابھی آج لابی کے ساتھ سینڈوچز serve ہو رہے ہیں اور ایک ناشتے کا ماحول بنا ہوا ہے۔ تمام ممبرز جو وہاں ناشتہ کر رہے ہیں انہیں چاہئے کہ یہاں قانون سازی میں حصہ لیں۔

CLAUSE - 16

MR. SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 17

MR. SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 18

MR. SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 19

MR. SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 20

MR. SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 21

MR. SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 22

MR. SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 23

MR. SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 24

MR. SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 25

MR. SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 26

MR. SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

آCLAUSE - 27

MR. SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 28

MR. SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 29

MR. SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 30

MR. SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 31

MR. SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 1

MR. SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR. SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR. SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2006 be passed."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2006 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2006 be passed."

(The Bill was passed.)

تحریک زیر قاعدہ244(A) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کی اجازت

MR SPEAKER: Now, we take up the motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

> Ch Asghar Ali Gujjar, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ehsan Ullah Waqas, Mr Muhammad Waqas, Ch Muhammad Shaukat, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Mr Arshad Mehmood Baggu, Mrs Tahira Munir and Miss Zaib un Nisa Qureshi have given a notice of motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

The proposed amendment is as under:

> "That in Rule 2 after para (k), the following new para (kk), be added:
>
> (kk) Head of Parliamentary Party means a member of Parliamentary Party, chosen by it as a Head and includes any other member of the Parliamentary Party authorized by the Parliamentary Party to act in the absence of the Head of the Parliamentary Party as or discharge the functions of the Head of the Parliamentary Party inter alia for the

purpose of Article 63-A of the Constitution relating to disqualification of a member of the Assembly on the grounds of defection.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں نے معزز اراکین سے بات کی ہے کہ ہم اس پر تھوڑی سی بات کر لیں گے لہذا براہ مہربانی آپ اس کو pending کر لیں۔ ہم اس کو اسی اجلاس میں دوبارہ لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: اس کو کب تک pending کریں۔ کوئی تاریخ مقرر کر لیں یا کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! آپ اس کو pending کر لیں ہم خود اتفاق رائے سے لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: اس کو pending کیا جاتا ہے۔ بعد میں وزیر قانون اور اپوزیشن کی مشاورت سے جو بھی تاریخ آپ طے کریں گے اس تاریخ کو یہ take up کر لیں گے۔ آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 26۔جون 2006 سہ پہر 3.00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔